سوال

مقروض میت کب بری الذمہ ہوگی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ترقیاتی بینک ملک کے باشندوں کو مکانات بنانے کے لیے طویل مدت کے لیے قرضے دیتا ہے جنہیں پچیس سالوں میں ادا کرنا ہوتا ہے۔ اگر کوئی مقروض فوت ہو جائے اور اس نے اپنے قرض کی ابھی صرف دو قسطیں ہی ادا کی ہوں اور اس کے بعد اس کے وارث باقی قسطوں کو ان کے اوقات مقررہ میں ادا کریں تو کیا اس سے میت بری الذمہ ہو جائے گی اور وہ اس وعید میں داخل نہ ہوگی جو اس حدیث میں ہے:

(نفس المومن معلقة بدينه حتى يقضى عنه) (جامع الترمذي' الجنائز' باب ماجاء ان نفس المومن معلقة الخ' ح:1079)

"مومن کی جان اس کے قرض کے ساتھ اس وقت تک معلق ہوتی ہے، جب تک کہ اسے ادا نہیں کر دیا جاتا۔"

یا وہ تمام قسطوں کے ادا کرنے تک قرض کے ساتھ گروی رہے گی۔ امید ہے آپ اس مسئلہ کی وضاحت فرما دیں گے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی انسان فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ مدت مقررہ میں ادا کیا جانے والا قرض ہو تو اس کی مدت برقرار رہے گی، اور جب اسے وارث کے مطابق کوئی چیز رہن رکھ دیں تو امید ہے کہ ان شاء اللہ مقروض اس کی ذمہ داری سے بری ہو جائے گا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج2ص542